

## بخل، سماجی بُرا یوں کا ذریعہ

مولانا انعام اللہ

بخل، جود و کرم اور سخاوت کی ضد ہے۔ لغت میں 'بخل' کے معنی ہیں انسان کے پاس جو کچھ مال و دولت ہے اس کو روک کر رکھنا، دوسروں کو نہ دینا اور خرچ نہ کرنا۔ اس کے اصطلاحی معنی علامہ راغب اصفہانی کے نزدیک یہ ہیں: بخل، ضروریاتِ زندگی کو روک کر رکھنا، جن امور میں خرچ کرنا لازمی ہو، ان میں خرچ نہ کرنا۔ علامہ ابن حجر نے بخل کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے: الْبَخْلُ هُوَ مَنْعُ مَا يُظَلَّبُ مِمَّا يُغْنِتُ (بخل ان ضروریات پر خرچ نہ کرنے کا نام ہے جن پر خرچ کرنا وقت اور حالات کا تقاضا ہو)۔ القوی نے کہا ہے: الْبَخْلُ فِي الشَّرْعِ هُوَ مَنْعُ الْوَاجِبِ (شریعت میں بخل واجبی خرچ سے روکنے کا نام ہے)۔

**• بخل اور بخیل:** اسلام کی بنیادی تعلیم ہے کہ انسان اپنی محنت کی کمائی ہوئی دولت خود اپنی ذات اور لازمی ضروریات پر خرچ کرے اور یہوی بچوں اور عزیز واقارب پر خرچ کرے۔ اس کے ساتھ دوسروں کی ضروریات پر خرچ کرے۔ اس کے برعکس بخل یہ ہے کہ آدمی مال و دولت کو گن گن کر رکھے۔ ممکنہ حد تک اس کو خرچ ہونے سے بچائے اور اگر خرچ ہو بھی تو محض اس کی اپنی ذات پر ہو۔ بخل کو دوسروں کی ضروریات، ان کی تکلیف اور پریشانی کا احساس نہیں ہوتا ہے۔ وہ خود کو اپنے متعلقین کو اللہ کی دی ہوئی نعمتوں سے محروم رکھتا ہے۔ اس کے باوجود اپنی اس بڑی عادت کو درست اور صحیح گردانتا ہے۔ خود کو عقل مند سمجھتا ہے کہ وہ مستقبل کے لیے خزانہ اکٹھا کر رہا ہے۔ وہ افادہ عام اور دوسرے انسانوں کے دکھ درد میں خرچ کرنے والوں کو بے وقوف سمجھتا ہے۔ 'بخل' ایک مزاجی کیفیت کا نام ہے۔ جس شخص کو یہ بیماری لگ جاتی ہے، وہ خود دنیا کی ساری چیزوں کا مالک بن کر رہنا چاہتا ہے، لیکن کسی کو کچھ بھی نہیں دینا چاہتا۔ اس کے دل و دماغ

میں خود غرضی اور خود نمائی سمائی ہوتی ہے۔ اسے صرف اپنی ذات سے محبت ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سے اس کے ہر رویے سے بخیل جھلکتی ہے۔ مزاج و طبیعت میں بخیل نظر آتا ہے۔ اس مزاجی کیفیت کی جھلک کبھی مال و دولت میں دکھائی دیتی ہے، کبھی علم و فن میں اس کا رنگ ظاہر ہوتا ہے اور کبھی اخلاق و عادات اور رویے میں اس کی آہنگ سنی جاتی ہے۔

بخیل شخص مال و دولت پر سانپ بن کر بیٹھ جاتا ہے، نہ خود کھاتا ہے، نہ دوسروں کو کھانے دیتا ہے۔ وہ اگر عہدے اور منصب کو حاصل کر لیتا ہے یا پھر قوت و طاقت کا مالک بن جاتا ہے تو سارے اختیارات اپنی مٹھی میں رکھتا ہے۔ اس کے ماتحت کام کرنے والے پریشان رہتے ہیں۔ پورا نظام تباہ و بر باد ہو کر رہتا ہے۔ اسی طرح بخیل شخص اگر علم و فن کے خزانوں پر قابض ہو جاتا ہے تو اس کے فیض سے انسانیت محروم رہتی ہے۔ قرآن نے اس طرح کے رویے پر سخت وعید سنائی ہے۔

اللَّهُ تَعَالَىٰ كَا ارشادٌ هُوَ مَنْ أَطْلَمَ هُنَّ قَسْمٌ شَهَادَةً عِنْدَهُ مِنْ أَنْلَهُ ۝ (البقرة: ۲۰) ”اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا، جو خدا کی شہادت کو جو اس کے پاس ہے چھپائے۔“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ اور اس کے رسول کے بعد سب سے بڑا سخنی وہ شخص ہے جس نے علم کو سیکھا اور اس کو پھیلایا،“ (مشکوفہ، کتاب العلم)۔

بخیل شخص کے اخلاق، معاملات اور رویے میں بھی بخیل کا ہی مظاہرہ ہوتا ہے۔ وہ شفقت، ہمدردی، احسان، رواداری، حُسن سلوک جیسے اوصاف سے عاری دکھائی دیتا ہے۔ دوسروں کو بچلتا پھولتا، خوش حال اور مسکراتے ہوئے نہیں دیکھنا چاہتا۔ اس کی ذات سے دوسروں کو کلفت اور زحمت ہی ملتی ہے۔ اسے پھول سے الجھن ہوتی ہے، وہ راستوں میں کائنے ڈالنے کا ہی کام کرتا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس رویے پر ہلاکت کی وعید سنائی ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

فَوَيْلٌ لِلْمُنْصَلِحِينَ ۝ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاءُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ ۝

وَيَمْنَأُونَ الْمَأْغُونَ ۝ (الماعون: ۲۷-۳۰) بھرتباہی ہے ان نمازوں کے لیے

جو اپنی نمازوں میں غافل رہتے ہیں اور جو دکھاوا کرتے ہیں اور چھوٹی چھوٹی معمولی

چیزوں کو مانگنے پر نہیں دیتے۔

• بخل کیے بجائی سخاوت و فیاضی: دین اسلام نے نرمی اور محبت، سخاوت اور

فیاضی کا مزاج دیا ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: أَحَبُّ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ "انسانوں میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ وہ شخص ہے جو لوگوں کے لیے زیادہ فائدہ پہنچانے والا ہو" (الصحیح الابانی: ۹۰۶)۔ دوسری حدیث میں آپؐ کا ارشاد ہے: "دینے والا باتھ لینے والے باتھ سے بہتر ہوتا ہے" (بخاری)۔

دین اسلام نے انسانوں کے ساتھ ہمدردی کرنے اور ان کے کام آنے کی تعلیم دی ہے۔ حدیث میں انسانوں کی پریشانیوں کو دور کرنے اور انہیں خوش کرنے کو صدقہ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "نیکی کا حکم دینا، بُرائی سے روکنا، راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینا، بہرے کو بات سمجھا دینا، اندھے کو راہ دکھا دینا، کمزوروں کو سواری پر چڑھا دینا، اچھی اور بیماری باقیں بولنا، یہاں تک کہ اپنے بھائی سے مسکرا کر مانا بھی صدقہ ہے" (بخاری، مسلم ابن حبان)۔ لوگوں کے لیے سلامتی اور بُرائی کی دعا نہ کرنا بھی بخل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: أَبْخَلَ النَّاسِ مَنْ بَخْلَ بِالسَّلَامِ (ابن حبان، الصحیح الابانی) "وہ شخص بہت بُرائی بخیل ہے جو سلام کرنے میں بخل کرے"۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: أَلْبَخِيلُ مَنْ ذَكَرَتْ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَى (ترمذی، حسن صحیح) "بخیل وہ شخص ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود و سلام نہ بھیجے"۔ اپنے جذبات اور احساسات کا اظہار نہ کرنا بھی بخل ہے۔ اس کوتاہی سے کتنے خاندان بکھر جاتے ہیں، کتنے جوڑے بکھر جاتے ہیں، بچے یتیم ہو جاتے ہیں، گھر ابڑ جاتے ہیں۔ اس کے بخلاف دوسروں کے لیے بہتر جذبات و احساسات کا اظہار کرنے سے تعلقات استوار ہوتے ہیں، ایک دوسرے کے لیے قبولیت کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حَيْذُرُكُمْ حَيْذُرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَأَنَا حَيْذُرُكُمْ لِأَهْلِكُمْ (ترمذی) "تم میں بہتر شخص وہ ہے جو تم میں اپنے گھر والوں کے لیے سب سے بہتر ہو، اور میں اپنے گھر والوں کے لیے تم میں سب سے بہتر ہوں"۔

• احساسات کا بخل: کتنے بچے ہیں جو زبان حال سے کہتے ہیں کہ ہمیں صرف مدرسے کا اچھا بیگ، عمدہ لباس، لزیز کھانے، اچھے کھلونے ہی نہیں چاہیں بلکہ نرم دل اور کشادہ سینہ چاہیے، جو ہمیں چمٹا لے، محبت کا اظہار کرے۔ ہمیں ایسے کان چاہیں جو ہماری آرزوؤں کو

سینیں۔ حاضر جواب دماغ چاہیے جو ہمیں تسلی بخش جوابات دے۔ کبھی کبھی جذبات اور احساسات کا بخل مالی بخل سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ کتنے بچے ہیں جو گھر میں محبت کے بھوکے ہوتے ہیں۔ ان کی اس خواہش کی تکمیل گھر کے عزیز واقارب نے نہیں ہوتی ہے تو اس محبت کی تلاش میں باہر بازاروں میں سرگردان پھرتے ہیں۔ اس طرح ان کی زندگی تباہ و برپا ہو جاتی ہے۔

بہت سے بچے جذبات کے بخل کی وجہ سے گوشہ گیر ہو جاتے ہیں۔ انھیں انسانوں سے نفرت ہونے لگتی ہے۔ مزاج میں چڑچڑاپن اور یک رُخاپن آ جاتا ہے۔ بعض بچے تشدید اور انحراف کا شکار ہو جاتے ہیں۔ وہ سکون کی تلاش میں نشہ آور چیزیں استعمال کرنے لگتے ہیں۔ رقم نہ ملنے کی صورت میں انھیں چوری کی انت لگ جاتی ہے۔ پھر وہ ہر طرح کی سماجی براہیوں کا حصہ بن جاتے ہیں۔

**• مال و دولت کا بخل:** بھوکوں کو کھلانا، نگلوں کو پہنانا، کمزوروں کو سہارا دینا، مسکینوں، یتیموں کی دیکھ بھال، انسانوں کے دکھ درد میں کام آنا، ایسے ابھے کام ہیں جن کی اسلامی تعلیمات میں تاکید کی گئی ہے۔ بخیل ان اعلیٰ وارفع اقدار کو نظر انداز کرتا ہے۔ بخل کی وجہ سے انسانی معاشرے میں بہت سی اخلاقی براہیاں پروان چڑھتی ہیں۔ سماجی براہیوں کے فروع میں بخل کا اہم کردار ہے۔ حرص، خیانت، بے رحمی، خود غرضی، ظلم، تنگ نظری، نفرت و عداوت، کم ہمتی و بزدلی، چوری، طمع اور لاثج عصی براہیاں انسان کے اندر بخل کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔

**• تعلقات کی خرابی:** انسان کی فطرت میں ہے کہ وہ ان لوگوں سے قریب ہوتا ہے جن کے دل کشادہ، جن کے مزاج میں نرمی اور دل میں دوسروں کے احترام کا جذبہ ہو۔ ایسا شخص جس کے دل میں کسی کے لیے ہمدردی کا جذبہ نہ ہو، خیر اور بھلائی کا روپیہ نہ ہو، جو کسی کے کام نہ آتا ہو، اس سے کوئی کونکر قریب ہوگا؟

بخیل شخص کے بارے میں کہا جاتا ہے: ”چڑھی چلی جائے دڑھی نہ جائے۔“ وہ جسمانی طور پر بڑے سے بڑا خسارہ برداشت کر لیتا ہے لیکن اس کے ہاتھ سے چند سکے نہیں نکلتے۔ وہ دولت کے لیے سب کچھ قربان کر دیتا ہے۔ انحط، محبت، رشتہ، عزت، ہر چیز کو دولت جمع کرنے کی ہوں میں ضائع کر دیتا ہے۔ ایسے انسان سے لوگ دُور رہتے ہیں۔ ان سے تعلقات باقی نہیں رکھنا چاہتے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

السَّخِيُّ قَرِيبٌ مِّنَ اللَّهِ، قَرِيبٌ مِّنِ الْجَنَّةِ، قَرِيبٌ مِّنَ النَّاسِ، بَعِيدٌ مِّنَ النَّارِ،  
وَالْبَيْحِيلُ بَعِيدٌ مِّنَ اللَّهِ، بَعِيدٌ مِّنِ الْجَنَّةِ، بَعِيدٌ مِّنَ النَّاسِ، قَرِيبٌ مِّنَ النَّارِ  
(ترمذی، دارقطنی) سخی اللہ سے قریب ہوتا ہے، جنت سے قریب ہوتا ہے، لوگوں  
سے قریب ہوتا ہے اور جہنم سے دور ہوتا ہے۔ بخیل اللہ سے دور ہوتا ہے، جنت سے  
دور ہوتا ہے، لوگوں سے دور ہوتا ہے اور جہنم سے قریب ہوتا ہے۔

وہی چیز باقی رہتی ہے جو نفع بخش ہو، اور جو نفع بخش نہ ہو اللہ اس کو مٹا دیتا ہے:  
فَأَمَّا الرَّبُّدُ فَيَذْهَبُ جُفَاءً ۝ وَأَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَبْكُثُ فِي الْأَرْضِ ۝  
(الرعد: ۱۷) جو حاگ ہے وہ اُڑ جایا کرتا ہے اور جو چیز انسانوں کے لیے نافع  
ہے وہ زمین میں ٹھیک جاتی ہے۔

انسانی تعلقات کو خراب کرنے میں تنگ دلی اور شُخُونُ نفس اور بخل کا اہم کردار ہے۔ یہی وجہ  
ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے مرد اور عورت کے تعلقات کی خرابی کے موقع پر ارشاد فرمایا: وَأَخْطِرُتِ  
الْأَنْفُسُ الشُّرَّ (النساء: ۲۸)، ”نفس تو تنگ دل کی طرف جلد ہی مائل ہوجاتے ہیں۔“  
تنگ دل لوگ چھوٹی چھوٹی باتوں پر ایک دوسرے سے تعلقات منقطع کر لیتے ہیں، جب کہ  
کشادہ دل اور سخنی افراد لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں۔ عفو درگزर سے کام لیتے ہیں۔ ایسے میں  
لوگوں سے ان کے خوش گوار تعلقات باقی رہتے ہیں۔ عربی کا شاعر کہتا ہے:

إِذَا قَلَ مَالُ الْمُتَّرِءِ قَلَ صَدِيقُهُ ضَاقَتْ عَلَيْهِ أَرْضُهُ وَسَمَاءُهُ  
[انسان کی فیاضی اور سخاوت میں جب کمی آجائی ہے، تو اس کے دوست کم ہوجاتے ہیں اور اس کے  
لیے زمین و آسمان تنگ ہوجاتے ہیں۔]

• نفرت و عداوت: عام طور پر لوگ سخنی، کشادہ دل اور ہمدرد شخص کے قریب رہتے  
ہیں۔ جس شخص کے اندر فیاض ہوتی ہے اس کو گھرے میں لیے رہتے ہیں۔ اس کی تعریف کرتے  
ہیں۔ اس کی خوبیوں اور احسانات کے چچے کرتے ہیں۔ اس کے احسان اور حُسْنِ سلوک کا ذکر  
کرتے ہیں، جب کہ اس کے بر عکس بخیل شخص کے ہڈ دلے پن اور بخل کی وجہ سے لوگ اس سے نفرت  
کرتے ہیں، اس کی براہمیاں بیان کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بخیل سے اس کے اعزہ و اقارب

زیادہ نفرت کرتے ہیں۔ بعض موقع پر یہ نفرت اتنی زیادہ بڑھ جاتی ہے کہ اس کی موت کی دعا کیں کرتے ہیں تاکہ مال و دولت پر اس بخل شخص کا تسلط ختم ہو جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسے بخل لوگوں پر لعنت بھیجی ہے:

تَعْسِيْنَ عَنْدَ الْدِيَنَارِ وَالْتِزَّهَمَ وَالْقَطِيْفَةَ وَالْخَيْصَةَ إِنْ أُعْطِيْنَ رَحْمَةَ وَإِنْ لَهُ يُعْظَلَ لَهُ يَرْضَى  
(بخاری) ہلاک و بر باد ہوں درہم و دینار کے بندے، ہلاک و بر باد ہوں ریشم و حریر کے خوب صورت کپڑوں کے بندے۔ اگر اسے عطا یہ دیا جائے تو خوش ہوتا ہے اور اسے کچھ نہ دیا جائے تو ناراض ہوتا ہے۔

عربی کا شاعر کہتا ہے ۔۔

يُظْهِرُ عَيْبَ الْمُرْءِ فِي النَّاسِ بُخْلُهُ وَيَسْتُرُهُ عَنْهُمْ بِجَمِيعِهَا سَخَاوَةُ  
[آدمی کا بخل لوگوں میں اس کے عیوب کو کھول دیتا ہے، اور یا خاصی اور سخاوت انسان کے عیوب پر پردے ڈال دیتی ہے۔]

• خون خرابہ اور قتل: بخل شخص مال سمیٹ سمیٹ کر رکھتا ہے اور اس کے اعزہ و اقارب، مغلوک الحال اور پریشان رہتے ہیں۔ ایسی صورت حال میں ان کے دل میں اس سے نفرت کی آگ بھڑکتی ہے۔ آئے دن اخبارات میں ایسی خبریں دیکھنے کو ملتی ہیں جن سے بخل اور کنجوں کا تعلق جڑتا ہے۔ بخل کی وجہ سے لوگوں کے حقوق غصب ہوتے ہیں اور ظلم ہوتا ہے اور ظلم تباہی و بر بادی پر منتج ہوتا ہے۔ ارشادِ نبوی ہے:

إِنَّفُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ طُلْمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَإِنَّ الشُّحَّ  
أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَاهُمْ عَلَى أَنْ سَفَكُوا دِمَاءً هُمْ وَآشَأُوكُلُوا حَمَارِيْمَهُمْ  
(مسلم) ظلم سے بچو، ظلم قیامت کے دن انسان کے لیے تباہی کا ذریعہ ہو گا۔ بچو بخل اور شیخ نفس سے۔ نفس کی تنگی نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک و بر باد کر دیا ہے، کیونکہ اسی چیز نے ایسیں خون خرابہ پر آمادہ کیا اور عزت و ناموس کو بر باد کیا۔

اگر پوری قوم کے اندر بخل کی روشن پیدا ہو جائے تو اللہ اسے ذیل و رُسوَا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”اگر کہیں وہ تمہارے مال میں سے مانگ لے اور سب کا سب تم سے طلب

کر لے تو تم بخل کرو گے اور وہ تمہارے کھوٹ ابھار لائے گا، دیکھو تم لوگوں کو دعوت دی جاتی ہے کہ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرو۔ اس پر قم میں سے کچھ لوگ ہیں جو بخل کرتے ہیں حالانکہ جو بخل کرتا ہے وہ درحقیقت اپنے آپ ہی سے بخل کرتا ہے۔ اللہ تو غنی ہے، تم ہی اس کے محتاج ہو۔ اگر تم منہ مورڑو گے تو اللہ تمہاری جگہ کسی اور قوم کو لے آئے گا اور وہ تم جیسے نہ ہوں گے، (محمد ۳۸:۳۷-۳۸)۔

بخل کی شدت جہاں دین واہیمان کو کھا جاتی ہے، وہیں اس سے دلوں میں نفاق بھی پیدا ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ انسانی سماج کی بہت ساری بُرائیاں اس کے بطن سے پیدا ہوتی ہیں۔ حرص، طمع، شُخْ نفس، تنگ دلی، تنگ طرفی، بد دیانتی، بے مرمتی، بے رحمی، بزدلی، پست ہمتی، نفرت، بعض وعدالت، حسد، یہ وہ سماجی بُرائیاں ہیں جن کا کہیں نہ کہیں رشتہ بخل سے جاملا ہے۔

اسلام نے زکوٰۃ، نفلی انفاق اور صدقات کی ترغیب دے کر اس کی مکمل شُخْ کرنی کی ہے۔

مسکینوں کو کھانا نہ کھلانے، اور ان پر رحم نہ کرنے کو جہنم میں جانے کا سبب بتایا ہے:

مَا سَلَّكُمْ فِي سَفَرٍ ۝ قَالُوا لَهُمْ نَأْكُلُ مِنَ الْمُصْلَيِّنَ ۝ وَلَهُمْ نَأْكُلُ نُطْعَمَ

الْيَسِكَنِينَ ۝ (مدثر ۲۷:۴۲) تم کو دوزخ میں کیا چیز لے گئی؟ کہیں گے: ہم

نمازوں میں سے نہیں تھے اور مسکینوں کو کھانا نہیں کھلاتے تھے۔

سورہ ہمزہ میں بخل کی اس خام خیالی پر ضرب لگائی گئی ہے کہ مال اسے ہمیشہ باقی رکھے گا:

الَّذِي جَمِعَ مَالًا وَعَدَدَةٌ ۝ يَجْنِسُبُ أَنَّ مَالَةَ أَخْلَدَةٌ ۝ كَلَّا لَيُنَبَّدَنَ فِي الْحَظْمَةِ ۝ (الہمزہ ۴:۱۰۲-۱۰۳) جس نے مال کو اکٹھا کیا اور اس کو گن گن کر رکھا کہ اس کا مال اسے ہمیشہ زندہ رکھے گا، ہرگز نہیں، وہ ضرور دوزخ میں ڈالا جائے گا۔

بخل کی انہی تباہ کاریوں کی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو خصلتیں موننوں میں جمع نہیں ہو سکتی ہیں: بخل اور بد خلقی (ترمذی)۔ فرمایا: اللہ ہم ای اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُنُبِ وَالْبَخْلِ، ”اے اللہ! میں بزدلی اور بخل سے تیری پناہ چاہتا ہوں“ (ابوداؤد)۔

---